قال وقال الزرکشی لا اصل لہ بھذا اللفظ انتھی مختصرا وقال العلقمی قال ابن تیمیۃ والزرکشی وغیرھما من الحفاظ لا اصل لہ وکذا کنت نبیا ولا آدم ولا طین (السراج المنیر ص۱۱۴ ج۳) وقال الصغانی موضوع (تذکرۃ الموضوعات ص۸۶) البتہ حدیث کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد کئی صحابیوں سے معتبر سندوں سے مروی ہے (فاخرجہ ابن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ واحمد والبخاری فی تاریخہ وصححہ الحاکم عن میسرۃ الفجر من اعراب البصرۃ وابن سعد عن ابن ابی الجدعاء والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس واخرجہ الترمذی عن ابی ھریرۃ بلفظ قالوا یارسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد) قال المناوی بمعنی انہ تعالیٰ اخبرہ بمرتبتہ وھو روح قبل ایجادہ الاجسام الانسانیۃ کما اخذ المیثاق علی بنی آدم قبل ایجاد اجسامھم وقیل فی معناہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطی فاضلۃ التعلیم والتربیۃ ومنہ فضیلۃ الارشاد والاصلاح فی عالم الارواح فکان فی تھذیب الارواح وتکمیلھا۔ یعنی قبل اس کے کہ آدمؑ کی روح کا ان کے جسد عنصری کے ساتھ تعلق قائم ہو۔ عالم ارواح میں آنحضرتؐ کی صورۃ مثالی کو نبی اور رسول بنائے جانے کی اطلاع دیدی گئی تھی یا عالم ارواح میں آنحضرتؐ کو ارشاد و تربیت کے منصب پر فائز کر دیا گیا تھا اور آپ عالم ارواح میں بھی ارواح کی تہذیب و تکمیل میں مشغول تھے واللہ اعلم وقد بسط محدث الھند الامام ولی اللہ الدھلوی فی معناہ فی فیوض الحرمین وغیرہ فارجع الیہا ان کنت من اصحاب القوۃ القدسیۃ والنفوس الزکیۃ حتی لاتابی نفسک من قبول ظواھرہ وحتی تقدر علی الوصول الی حقیقۃ مباحثہ۔

سوال: (۱) زید اور ہندہ کی شادی نابالغی میں انکے ولیوں نے کردی۔ بعد البلوغ اور قبل خلوت صحیحہ ہندہ نے خلع کرلیا پھر کچھ دنوں کے بعد زید اور ہندہ راضی ہوگئے۔ سوال یہ ہے کہ رجعت کافی ہوگی یا نکاح جدید کی ضرورت ہے۔

(۲) ایک مسجد کی چٹائی اور ٹین وغیرہ فروخت کرکے دوسری مسجد میں لگاسکتے ہیں یا نہیں ونیز مسجد کی ان چیزوں کو خریدنے والا اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرسکتا ہے یا نہیں مثلاً ٹین سے اپنا گھر بنائے اور چٹائی کو جلائے یا فرش بنائے۔ احمد اللہ متعلم ڈکا

جواب (۱) رجعت کافی نہیں ہوگی یعنی بغیر نکاح جدید کے ہندہ زید کیلئے حلال نہیں ہوگی۔ خلع طلاق ہو یا فسخ بہرحال موجب بینونت ہے اور یہاں تو فرقت قبل خلوت صحیحہ ہوئی ہے۔ جس میں عدت ہوتی ہی نہیں پس یہاں رجعت کا تصور و وہم بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) اگر اس مسجد کے حق میں یہ چیزیں بالکل بے کار ہیں اور استعمال میں نہیں آسکتیں اور ان کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے تو فروخت کی جاسکتی ہیں اور ان کی قیمت دوسری مسجد پر صرف کی جاسکتی ہے بشرطیکہ پہلی مسجد میں اسکی ضرورت نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اضاعۃ مال سے منع فرمایا ہے اور ان اشیاء کا خریدنے والا بہتر یہ ہے کہ ان کو ایسی جگہ استعمال کرنے میں احتیاط کرے جس میں برتنے سے انکی بے حرمتی ہو۔